خاتونِ جنّت کی شان و عظمت

17 May 2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وَحی کا درجہ رکھتی ہے، عِلم و حِکمت کے اُس چشمۂ فیض پہ لاکھوں سَلام ہوں۔ (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا، ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا، ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی تین (3) تاریخ کو ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی سَیِّدَتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وِصالِ ظاہری ہوا، اسی

1…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مناسبت سے آج ہم حضرت سیدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ذکرِ خیر سُنیں گے۔ سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت کے بارے میں ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا انسانی حور

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک دن نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جنّتی پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جنت سے دو سیب لے کر حاضر ہو گئے اور عرض کی: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ پاک فرماتا ہے: ایک سیب آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کھائیں اور دُوسرا خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں، میں تم دونوں سے فاطمۃ الزہرا کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنی والدہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: اُس کی کتنی رُسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے چہرے کے نور سے منور ہوگئی۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب جنت اور اس کی نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو سونگھتے

اور جب ان کی پاکیزہ مہک سُونگھتے تو فرماتے: فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٌ یعنی فاطمہ توانسانی حُور ہے۔(الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، ص ۲۷۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا کو کیسی شان و عظمت سے نوازا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنی والدۂ محترمہ کے بَطنِ اَقْدس میں ہی اپنے والدِ گرامی اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صادق وامین ہونے کی گواہی دے دی تھی، بِلاشُبہ یہ آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت تھی۔ آیئے! اب آپ کا مختصر تعارف سُنتے ہیں، چنانچہ

سیدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زہرا" اور "بتُول" ہے۔ آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔(سفینۂ نوح، ص ۱۴، ۱۵ ملخصا)

آپ اخلاق وعادات، گفتار و کردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔(ترمذی، ۵/۴۶۶، حدیث: ۳۸۹۸ ملخصا) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے تقریباً 5 یا 6 ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔(سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۵۴ ملخصاً)

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ	جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ۳۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنّتی عورتوں کی سردار،

خوبصورت کَلی، پاکباز، طہارت کی پیکر اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی راحت ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا پر ہمارے دل و جان قربان! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کو اُمّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت و آسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجاء نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ چنانچہ

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت سیِّدُنا امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجِدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (مَدارِجُ النُّبوَّت، ج ۲، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ص ۴۶۱)

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا کی عادت

مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمّت کی غمخواری کے لئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر مُناجات (دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذکر و اَذکار سے اس قدر مَحبّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں، آیئے! اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔

(سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو تلاوت کا کس قدر ذَوق و شوق تھا کہ گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان مصروفیّت کے دوران کانوں میں ہینڈ فری (Handfree) لگا کر بڑے اِنْہماک سے گانے سُنتے ہوئے اپنے کاموں میں مگن رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتے جاتے ہیں، اِسی طرح کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ! تو گانے باجوں کی عادتِ بد اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کوئی گاڑی چلا رہا ہو یا بائیک پر کہیں جا رہا ہو اپنے موبائل یا ٹیپ ریکاڈر پر گانے لگائے ہوتے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے دن رات عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکر و دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے

(Singing) کی ہماری یہ عادتِ بد (Bad Habit) نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکر و دُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا جذبہ بڑھانے کیلئے سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوقِ عبادت پر مزید ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہراء کی رُخصتی کے بعد حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا دونوں نے اپنے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہو گئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتے رہے حتّٰی کہ 3 روز اسی طرح گزر گئے۔ چوتھے دن حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کریم آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ان دونوں نے 3 دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور تم دونوں بروزِ قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔ (اَلرَّوْضُ الْفَائِق،، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة ... الخ، ص ۲۷۸، ملتقطاً ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ان نیک ہستیوں کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ رمضانُ المبارک کے روزے تو ہم پر فرض ہی ہیں، بِلاعذرِ شرعی ایک روزہ بھی چھوڑنا گناہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو رمضان المبارک کے بعد نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 روایات سنئے۔

(1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے 40 سال

(کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔" (کَنزُالعُمّال ج۸ص۲۵۵حدیث ۲۴۱۴۸)

(2) جس نے رِضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا تو اللہ پاک اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصِلہ فرمادے گا۔" (کَنزُالعُمّال ج۸ص۲۵۵حدیث ۲۴۱۴۹)

سیدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور آپ کے شوقِ عبادت میں بالخصوص ہمارے گھر کی اسلامی بہنوں کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی **عبادت کا ذوق و شوق** ہونا چاہیئے، **علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ** ہونا چاہیئے، **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہیئے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ان کو علمِ دِین حاصل کرنا مُیسّر آتا ہے، ہم اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کروائیں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے لیے ان کو **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنے کا ذہن دیں، زہے نصیب! **جامعۃ المدینہ للبنات** میں داخلے کی سعادت مل جائے تو پھر کیسی مدنی بہاریں ہوں گی، ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں جب علمِ دین کی روشنی سے مالا مال ہوں گی تو اپنی اولاد کی **مدنی تربیت** کر سکیں گی، خود بھی **نمازی** بنیں گی، اپنی اولاد کو بھی **نمازی** بنائیں گی، خود بھی **قرآنِ کریم** پڑھیں گی، اپنی اولاد کو بھی قرآنِ کریم پڑھنا سکھائیں گی۔ سیدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہماری اسلامی بہنوں کو بھی **شوقِ عبادت و ذوقِ تلاوت** نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو حضورِ نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اور حضور صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے بے پناہ محبّت تھی۔یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، صحابیاتِ طیبات اور بالخصوص سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سُنَّتِ رسول کی چلتی پھرتی تصویر تھیں، چنانچہ

ہم شکلِ مصطفٰے اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار، سیرت وکِردار اور نِشَست وبرخاست میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (اَبوداؤد،کتاب الادب،باب ماجاء فی القیام،۴/۴۵۴،حدیث:۵۲۱۷،ملتقطاً) ایک روایت میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس قدر مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔(اَلْاَدب المفرد،باب قیام الرجل لاخیہ،ص۲۵۵،الحدیث:۹۷۴)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:حضرت خاتونِ جنَّت، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تو سیرت و خصلت(Nature) میں بھی حضور کا نمونہ(Example) تھیں،قدرت نے ایک سانچہ میں یہ دو صُورتیں ڈھالی تھیں،ایک ہمارے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی،دوسری فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی۔ (مراٰۃ المناجیح،۶/۳۶۵)

رَسُوْلُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا		کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا شان ہے! خاتونِ جنت،سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو(Way of Talking) بھی اپنے والدِ محترم حضورِ نبیِ

کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنَّت سیدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والے بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، لوگوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آنے والے بن جائیں اور اپنے ظاہر کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے والے اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بدگمانیوں سے بچانے والے بن جائیں۔

بد خصائل ٹلیں، سیدھے رستے چلیں		کر دو آقا کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش، ص ۲۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاتونِ جنت کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے بابا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام فرمایا کرتی تھیں، حُسنِ سُلُوک سے پیش آتیں، جب دُکھی دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ جیسا کہ

آمدِ مُصطفےٰ پر استقبال کرنا

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: جب خاتُونِ جنَّت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدْمَت میں حاضِر ہوتیں۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہو جاتیں اور ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حُضُور کو بٹھا لیتیں۔ (مشکاۃ، کتاب الآداب، باب

المصافحة والمعانقة، ۲/۱۷۱، حدیث: ۴۶۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ کیسے اچھے انداز میں اپنے والدِ محترم، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام کرتی تھیں، جبھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی حضرت فاطمہ سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ ایک موقع پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّمَا ابْنَتِی بَضْعَةٌ مِنِّی ، یَرِیبُنِیْ مَا رَابَهَا، وَ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا یعنی بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، حدیث: ۶۳۰۷، ص ۱۰۲۱)

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کو خوش رکھیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں، ان کا ادب و احترام کریں اور ان کے ساتھ خوب اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ اسی طرح اپنے بیٹوں کے ساتھ ساتھ بیٹیوں سے بھی محبت بھرا سلوک کریں، ان کی جائز خواہشات کو پورا کریں اور ان کی دلجوئی کرتے رہیں۔

میری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں	انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائل بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہمیشہ سادگی اختیار فرماتیں، غریبوں کے ساتھ غمخواری اور ملنساری سے پیش آتیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کم کھانا کھاتیں، جو ملتا اسے دوسروں پر قربان کر دیتیں اور خود فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرتیں، جس مکان میں رہتیں وہاں زیب و زینت (Decoration) کا نام و نشان تک

نہ تھا، قیمتی اور خوبصورت بستر تو دُور کی بات ہے وہاں تو بعض اوقات عام بستر بھی بمشکل میسر آتا، لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے دروازے پر آنے والے سائل کو خالی نہ لوٹایا اور ایثار و سخاوت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ جنہیں سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، چنانچہ

ایثار و سخاوتِ فاطِمہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آکر گستاخی کی: تو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے ارشاد فرمایا: تُو آخِرت کے عذاب سے ڈر، دوزخ سے خوف رکھ، خُدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْك کی عبادت کر اور میں اللہ کریم کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق اور موٴثر کلام سے متاثر ہو کر وہ غیر مسلم اسی وقت مسلمان ہو گیا، پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا کی قسم! بنو سُلیم میں 4 ہزار آدمی ہیں، لیکن اُس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ (Camel) خرید کر دے؟

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی اُونٹنی ان کو دے دی۔ پھر ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا عمامہ ان کو دے دیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اِنتِظام کرے؟ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر نُورِ مصطفٰے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی! سلمان ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ نے سارا ماجرا سُنا دیا۔ یہ سن کر آپ آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان! خُدا کی قسم! جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج

تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقے سے ہیں مگر دروازے پر آئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون نامی غیر مسلم کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنتِ محمد کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارکہ کو دیکھتا رہا، اُس وقت اُس پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور کہنے لگا: اے سلمان! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ پاک نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صِدْقِ دل سے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے باپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پر ایمان لاتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جَو دیئے اور نہایت ادب واِحترام سے رِدائے مبارکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنّت نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے دیا۔ آپ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے، اب اس میں سے لینا دُرست نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے اور تمام قصّہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم (New Muslim) کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور کمزوری (Weakness) کے آثار نُمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بٹھا کر تسلی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ! فاطمہ تیری بندی ہے تُو اس سے راضی رہنا۔ (سفینۂ نُوح، حصّہ دُوم، ص ۳۳ ملخصًا)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے	کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے!

اے عاشقانِ اہلِ بیت! دیکھا آپ نے! خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا ایثار و

سخاوت کہ خود فاقے سے ہیں، گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت وایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نومسلم (New Muslim) کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گِروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایک طرف خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت کہ ہم تو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو لُوٹ رہے ہیں، اگر کبھی کوئی حاجت مند آجائے تو پہلے چار باتیں سُناتے ہیں اور اگر کچھ دے بھی دیں تو بعد میں لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل و رُسوا کرتے، اس کی عزّت کو پامال کرتے، طرح طرح کی باتیں سُناتے ہیں۔ یاد رکھئے.! جب بھی کسی سائل یا حاجت مند کو کچھ دینے کا موقع ملے تو ایسی باتیں کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ جس سے سامنے والے کی دل آزاری یا اس کی ذِلّت و رُسوائی ہوتی ہو بلکہ اللہ کریم کا شکر ادا کریں کہ اللہ پاک نے کسی غریب کی حاجت روائی کی توفیق عطا فرمائی، کیونکہ بندہ جب کسی کی حاجت پوری کرتا ہے تو اللہ کریم اس کو بے شمار انعامات عطا فرماتا ہے، آیئے! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔ چنانچہ

حاجت روائی کے فضائل:

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ کریم اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان۔۔الخ، ۶/۱۱۵، حدیث: ۷۶۵۳)

(2) ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ پاک اس

کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔(مجمع الزوائد،کتاب البر والصلة، باب فضل قضاء الحوائج، ۸/۳۵۳، حدیث: ۱۳۷۲۳)

(3)ارشاد فرمایا:جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے،اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر (70)نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے 70 گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔

(الترغیب والترھیب،کتاب البر والصلة، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین۔۔۔الخ، ۳/۳۱۷، حدیث: ۴۰۲۲)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم		دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۱)

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ غریب و مستحق لوگوں کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ جس قدر ہو سکے **مدنی عطیات** کے ذریعے اپنی دعوتِ اسلامی کے ساتھ بھی تعاون کریں کیونکہ دعوتِ اسلامی کے 104 شُعبہ جات کو چلانے کے لئے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیِّر حضرات کے تعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی دینِ اسلام کے پیغام کو عام کرنے والی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ہے، اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاوُن کرنا، حقیقتاً دِیْنِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، حج:۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک خود اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔** (نورالعرفان، ص۷۵۳) چونکہ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنّتوں پر چلانے والی تحریک ہے، اس لئے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ اسلام کی سربلندی کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اپنا مال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! مَوْجُودہ دَور میں بھی دِینی کاموں کے لئے مدنی عَطیّات (چندہ) جمع کرنا اَشَد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: **آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہو گا۔** (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰ ملخصاً)

فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے چُھپے ہوئے نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک ہے، اس لئے اس کے اَخْراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ رَجَبُ المُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات وعَطیّات کی اَدائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطیّات جمع کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر اپنے گھر، رشتہ داروں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو **صدقات کے فضائل** بتاکر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے مدنی عطیات کسی مسجد یا کسی مدرسے میں استعمال ہوتے ہیں۔ وہاں "اللہ" کا ذکر ہوتا ہے، پانچوں وقت بندگانِ خدا سجدہ ریز ہوتے ہیں، فرض علوم سیکھنے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ یہ ان کے لئے کتنا بہترین صدقۂ جاریہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں اپنی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے، مساجد ومدارس کی تعمیرات میں حصہ لینے، دِینی کاموں میں تعاون کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو بڑھانے کیلئے مدنی عطیات کے ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن جائیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافلہ"** بھی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی قافلہ علمِ دِین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ مدنی قافلہ رحمتوں کے نزول کا سبب ہے، ☆مدنی قافلے کی برکت سے فرائض وواجبات کی پابندی نصیب ہوتی ہے، ☆مدنی قافلے کی برکت سے سنّتوں پر عمل کا موقع ملتا ہے، ☆مدنی قافلے کی برکت سے اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆مدنی قافلے کی برکت سے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل کا موقع ملتا ہے۔

عموماً مدنی قافلے مسجدوں میں قیام کرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس خوش نصیب کے بارے میں 3 باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ (2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے۔ (3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی لزوم المساجد۔۔۔الخ، ۱/۱۶۹، رقم: ۵۰۳ ماخوذاً)

آیئے! بطورِ ترغیب **مدنی قافلے** کی ایک مدنی بہار سُنتے اور مدنی قافلے میں سفر کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

گناہوں سے نجات مل گئی

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل گناہوں کی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے تھے جان بوجھ کر نمازیں قضا کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور مختلف گناہوں میں منہمک رہنا ان کے معمولات میں شامل تھا، گناہوں کی سیاہی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ کسی کے سمجھانے کے باوجود بھی نہ مانتے تھے، ہر ایک کی بات سُنی اَن سُنی کر دیتے تھے، بُرے لوگوں میں اُٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے اُن کے

اخلاق و کردار انتہائی داغ دار ہو چکے تھے، ان کی زندگی میں مدنی بہار کچھ یُوں آئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ عاشقِ رسول اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے گُناہوں سے پُرخار زندگی کو سنّتوں سے پُربہار بنانے کے لیے انفرادی کوشش فرمائی اور دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی، اُن کی پُرخلوص اور محبت بھری دعوت کے سبب وہ انکار نہ کر سکے اور مدَنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے اور جلد ہی عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے کے مسافر بن گئے، مدَنی قافلے کی برکت سے انہیں زندگی میں پہلی بار پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کی سعادت ملی، مزید سیکھنے سکھانے کے مدَنی حلقوں میں طہارت، نمازاور دیگر ضروری شرعی مسائل سیکھنے کو ملے اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ان کے اخلاق و کردار میں نمایاں تبدیلی واقع ہو گئی، دل گناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی جانب مائل ہو گیا، سنّتوں پر عمل کرنے کا ذہن بن گیا، نمازوں کی پابندی کا پکا ارادہ کر لیا اور جلد ہی سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو
الفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا چاہیے گر تمہیں قافلے میں چلو
قرض ہوگا ادا آکے مانگو دعا پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دُکھ کا دَرماں ملے آئیں گے دن بھلے ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش، ص۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامتِ خاتونِ جنت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو بہت سی کرامات (Saintly-Miracles) سے نوازا۔ اور یہ حقیقت ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنے فضل و کرم سے اُسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک بہت ہی باکمال کرامت سُنتے ہیں، چنانچہ

عظیمُ الشّان دعوت

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی۔ جب دونوں عالَم کے میزبان حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری تمنا (Wish) ہے کہ حُضور کے ایک ایک قدَم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان تک جس قدر حُضور کے قدَم پڑے تھے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتأثِّر ہو کر حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا: اے فاطمہ! آج میرے دِینی بھائی حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنّا ہے کہ کاش! ہم بھی حُضور کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے اس جذبہ سے مُتَاَثِّر ہو کر کہا: بہُت اچھا، جایئے، آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ بھی حُضُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اسی قسم کی دعوت دیتے آیئے! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنتِظام ہو جائے گا۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دوعالَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدہ خاتونِ جنّت تنہائی میں تشریف لے جاکر خداوندِ قُدُّوس کی بارگاہ میں سربسجود ہوگئیں اور یہ دعا مانگی: یااللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور اَصحابِ محبوب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسا ہے، لہٰذا اے میرے ربّ! تُو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے اِنتِظام فرما۔ یہ دُعا مانگ کر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ کریم کا دَریائے کَرَم ایک دم جوش میں آگیا اور (فوراً) ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہوگئے، لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضُورِ اَکرم نے صحابۂ کِرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کو حیران دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کِرام نے عرض کیا: نہیں یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ پاک نے ہم لوگوں کے لئے جنّت سے بھیجا ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا گوشۂ تنہائی میں جاکر سجدہ ریز ہوگئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یااللہ! حضرتِ عثمان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدم کے عِوَض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری

بندی فاطمہ کو اتنی اِستطاعت نہیں ہے، اے خداوندِ عالَم! جہاں تُو نے میری خاطر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے، وہاں تو میری خاطر اپنے محبوب کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب کی اُمّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرمادے۔

حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم حضرتِ سیّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بار گاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے کہ یارسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا) کی دُعا بار گاہِ اِلٰہی میں مقبول ہوگئی، اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدم کے بدلے میں ایک ایک ہزار 1000 گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا۔ (جامِعُ الْمُعْجِزات، ص۲۵۷ ملخصاً)

اِلٰہی جہنم سے آزاد کردے		میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جایئے! امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بالخصوص علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے اندازِ محبت پر کہ ان خوش نصیب حضرات نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انوکھی دعوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سیرت پر رشک آتا ہے کہ آپ کی خواہش تھی کہ دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے گھر بھی تشریف لائیں اور ہم بھی ان کی دعوت کریں، یہی جذبہ تھا کہ دولت خانے میں کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے سیدہ فاطمہ کی کرامت ظاہر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کی دعا پر جنّتی کھانے آئے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوئی۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لئے، اِحترامِ مسلم کی نیت سے دِلجوئی کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ داروں کی دعوت کریں، ان کے دُکھ درد میں شریک ہوں، ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق قائم

رکھیں، اور کبھی کبھار پڑوسیوں کو بھی دعوت دینے کا ذہن بنائیں، کوئی سائل آجائے تو اس کو بھی پیار و محبت سے کھانا کھلائیں۔ جیسا کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت میں یہ جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اگر کئی روز فاقہ کے بعد گھر میں کھانا آجاتا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس کھانے میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرمالیا کرتی تھیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے، آپ کی کرامت کے ظاہر ہونے پر مشتمل ایک اور واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

برکت والی سِیْنِی

ایک مرتبہ زمانۂ قحط میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بُھوک محسوس کی تو بنتِ رسول اللہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بتُول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سِیْنِی (یعنی دھات کے روٹی سالن رکھنے والے خوان) میں ایک بوٹی اور دو روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جب اس سِینی کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے اِستفسار فرمایا: اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم) کے مُشابہ بنایا۔ پھر حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تناوُل فرمایا اور سب سیر ہو گئے، پھر بھی کھانا

اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔(تَفْسِیرِ رُوْحُ الْبَیَان، پ۳، اٰلِ عِمْرٰن، تحت الآیۃ ۳۷، ج ۲، ص ۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں شہزادیِ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عظیمُ الشّان کرامت ظاہر ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑوسیوں کی بہت زیادہ خیر خواہی فرمایا کرتی تھیں ۔ لیکن آج ہمارے دلوں سے پڑوسیوں کی خیر خواہی کا جذبہ نکلتا جارہا ہے، ہم خود تو اچھا کھاتے پیتے ہیں، اچھا پہنتے ہیں مگر افسوس ہمیں پڑوسیوں کے دکھ درد، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی بھوک و پیاس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا، حالانکہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں پڑوسیوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

پڑوسی کے حقوق

حضرت سَیِّدُنا معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آدمی پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، اگر قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو۔(المعجم الکبیر، ۱۹/۴۱۹، حدیث:۱۰۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں ، اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کریں، جب اُنہیں کوئی خوشی حاصل ہو تو اُنہیں مبارک باد دیں، پڑوسی کے بچوں اور ملازموں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے گفتگو کرتے ہوئے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، پڑوسیوں کی غلطیوں پر ان سے درگزر کریں، اس کے گھر کی عورتوں کو دیکھنے سے اپنی نگاہوں کو بچائیں، وہ فریاد کریں تو ان کی مدد کریں۔

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے

(وسائلِ بخشش، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں تسبیحِ فاطمہ مقرر کی گئی، کیونکہ آپ گھریلو کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتی تھیں اور اس کام میں آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر بھی کیا کرتیں، زندگی بھر کسی خادمہ کو نہیں رکھا۔ چنانچہ

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا میرے پاس خود ہی چکی چلایا کرتیں، جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ (مسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲)

تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں غلام آئے، جب یہ خبر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں خادمہ (Maid servant) مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ فرمایا: جب سونے

کے لئے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ الله، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰه اور 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے خادمہ سے بہتر ہے۔(کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عند اخذ المضاجع، حدیث: ۲۳۱، ص ۹۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اشعار کی صورت میں اس واقعے کو یوں بیان فرمایا ہے:

آئیں جب خاتونِ جنّت اپنے گھر	پڑگئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے	ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے
دی خبر زہرا کو اَسَدُ الله نے	بانٹے ہیں قیدی رَسُوْلُ الله نے
ایک لونڈی بھی اگر ہم کو ملے	اس مصیبت سے تمہیں راحت ملے
سُن کے زہرا آئیں صدیقہ کے گھر	تاکہ دیکھیں ہاتھ کے چھالے پدر
پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں	والدہ سے عرض کر کے آگئیں
گھر میں جب آئے حبیبِ کبریا	والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں	گھر کی تکلیفیں سنانے آئیں تھیں
آپ کو گھر میں نہ پایا شاہِ دیں	مجھ سے سب دکھ درد اپنا کہہ گئیں
ایک خادم آپ اگر ان کو بھی دیں	چکی اور چولھے کے وہ دُکھ سے بچیں
سُن لیا سب کچھ رسولِ پاک نے	کچھ نہ فرمایا شہِ لولاک نے
شب کو آئے مصطفٰے زہرہ کے گھر	اور کہا دُختر سے اے جانِ پدر
ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لئے	باپ جن کے جنگ میں مارے گئے
تم پہ سایہ ہے رسول الله کا	آسرا رکھو فقط الله کا
ہم تمہیں تسبیح اک ایسی بتائیں	آپ جس سے خادموں کو بھول جائیں
اولاً سبحان 34 بار ہو	پھر اَلْحَمْد اتنی ہی پڑھو

اور 34 بار ہو تکبیر بھی	تاکہ 100 ہو جائیں یہ مل کر سبھی
پڑھ لیا کرنا اسے ہر صبح و شام	وِرد میں اسے رکھنا اسے اپنے مُدام
خُلد کی مختار راضی ہو گئیں	سُن کے یہ گفتار خوش خوش ہو گئیں
سالک ان کی راہ جو کوئی چلے	دِین و دنیا کی مصیبت سے بچے

(رسائل نعیمیہ، ص ۴۳، ۴۲)

کتاب ”شانِ خاتونِ جنت“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرتِ مطہرہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **”شانِ خاتون جنت“** کا ضرور مطالعہ فرمایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں خاتونِ جنت کی شان وعظمت، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی کرامات، آپ کا عشقِ رسول، آپ کی پردے سے محبت، آپ کا نکاح وجہیز، آپ کا ایثار وسخاوت اور بہت سے ایمان افروز مدنی پھول اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آوٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلِس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاتونِ جنت کی شان وعظمت کو مزید سمجھنے اوران کے فیضان سے برکتیں لُوٹنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں بزرگوں کے فیضان کو عام کرنے کیلئے کم وبیش 104 شُعْبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے، جن میں سے ایک شعبہ

"مجلس مکتبۃُ المدینہ" بھی ہے۔ شَیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمُطابِق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختَصَر سے عَرصے میں جو تَرقّی کی، وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ اِس مُختَصَر عَرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بَیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے مدنی پُھول کِھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی برکتوں کے کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ آخری عشرے کا اِعْتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص۵۱۶، الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی ہمت کیجئے، اگر والدین، اہل و عیال وغیرہ کی حق تلفی

نہیں ہوتی تو پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمالیجئے، وہ علمِ دین کا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کے اعتکاف میں دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقبول دعائیں، نماز کی شرائط و فرائض اور مفسدات وغیرہ بھی سکھائے جاتے ہیں، مرحبا! امیرِ اہلسنّت کی جانب سے مدنی مذاکروں کی صورت میں عصر کی نماز کے بعد اور بعدِ تراویح علمِ دین کے رنگ برنگے مہکے مہکے مدنی پھول عطا ہوتے ہیں، اللہ اللہ روزانہ دُعائے افطار میں عاشقانِ رسول، عاشقانِ رمضان کی پُرسوز اور رِقّت انگیز دعاؤں میں شمولیت کا موقع بھی ملتا ہے، اگر پورا ہی رمضان مسجد میں گزاریں تو کیا ہی بات ہے، اگر ایسا نہیں کر سکتے تو کم از کم آخری عشرۂ رمضان کی ترکیب تو بنا ہی لیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ

- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا رات کو عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کام کاج کے دوران بھی تلاوتِ قرآن کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا شکل و صورت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سُنّتِ مصطفٰے کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔

❖ سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا غریبوں کی حاجت روائی فرماتی تھیں۔
❖ سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑوسیوں سے حُسنِ سُلُوک فرماتی تھیں۔
❖ سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا صبر واستقلال کا عملی نمونہ تھیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال کرنے اور سُنّتِ مصطفےٰ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! ساداتِ کرام کی تعظیم کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیْت میں سے کسی کے ساتھ اچھّا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔ (جامع صغیر، ص۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) (2) فرمایا: جو شخص اَوْلادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے مِلے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷) ☆ ساداتِ کرام کی تعظیم وتکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُول کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۷) ☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔ (اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اِعظامہ...الخ، ص۵۲، الجزء ۲)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆ تعظیم کیلئے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی

چاہیے۔ (سادات کرام کی عظمت ص ۱۴)☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ (جان بوجھ کر) سید بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۱۶)☆اگر کوئی بد مذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بد مذہبی حدِّ کفر تک پہُنچ چکی ہو تو ہر گز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۱۷)☆سادات کی تعظیم حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳، ماخوذا)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۸)☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴)☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر مُلازم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۱۲)☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔ (4)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵